# دورہ جرمنی میں نصرت الٰہی کا تذکرہ
# اور دعوت الی اللہ کرنے کی نصیحت

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷؍ستمبر ۱۹۸۵ء بمقام زیورک سوئٹزرلینڈ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

گذشتہ خطبہ جمعہ جو میں نے ہمبرگ میں دیا تھا اس میں یہ ذکر کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کا رعب وسعت پذیر ہے اور ہم ایک ایسے دور میں سے گذر رہے ہیں جس میں بطور خاص اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو بڑی شان سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں کہ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (الرحمٰن:۶۱) کہ اے اللہ کی زمین میں بسنے والو! میری زمین ہمیشہ وسعت پذیر رہی ہے۔ ہمیشہ وسعت پذیر رہے گی اور کوئی نہیں جو اس زمین کو تنگ کر سکے۔ یہ مفہوم ہے اس آیت کا جسے ہم ایک عجیب شان کے ساتھ اس دور میں بطور خاص پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ اس خطبہ سے قبل جو دورہ یورپ کے تاثرات تھے ان کا مختصر ذکر میں نے اس خطبہ میں کیا تھا۔ آج کے خطبہ میں اس کے بعد کے سفر کے چند حالات بیان کرتا ہوں تا کہ احباب جماعت کے دل حمد و شکر سے لبریز ہوں اور ان کا شکر پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے احسانات کو کھینچنے کا موجب بنے۔

ہمبرگ کے بعد دوسرا پڑاؤ فرینکفرٹ میں اس مقام پر تھا جو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک نئی جگہ فرینکفرٹ مسجد کے قریب ہی ہمیں عطا ہوئی ہے اس جگہ کا نام ناصر باغ رکھا گیا

ہے۔ اس کا رقبہ ساڑھے چھ ایکڑ ہے اور بہت ہی خوبصورت علاقے میں واقع ہے۔ اردگرد چونکہ جنگلات ہیں اور سیر گاہیں ہیں اور پرندے پالنے کی خوبصورت جگہیں ہیں اس لئے اس جگہ یہ خطرہ کوئی نہیں کہ ہمسایوں کو کوئی اعتراض ہو کہ لوگ کثرت سے آتے ہیں اور ان کے آرام میں مخل ہوتے ہیں۔ پورے جوش کے ساتھ پورے زور کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوتے رہے اور قطعاً اس بات کا کوئی احتمال نہیں تھا کہ ہمسایوں کو اس پر کسی قسم کا اعتراض ہو۔ وہاں ایک بنی بنائی عمارت بھی ساتھ ہی مل گئی ۔جس کو خدام نے بڑی محنت کے ساتھ اور بڑے ولولے کے ساتھ بہت اچھی حالت میں ایسی شکل میں بنادیا کہ ایک حصہ اس کا خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک وسیع مسجد کے طور پر استعمال ہونے لگا ہے اور یہ مسجد کا رقبہ جو نئی جگہ ملی ہے یہ فرینکفرٹ کی پہلی مسجد کے مقابل پر بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح مستورات کے لئے بھی وہاں جگہ موجود ہے۔ پہلے سے ہی غسل خانوں وغیرہ کا انتظام تھا اور اسے اور بھی بہتر کر دیا گیا ہے۔ ایک مبلغ کی رہائش کی جگہ بھی بنی بنائی مل گئی تھی مگر اس وقت اس کی حالت خراب تھی خدام نے بڑی محنت کی ہے اور بہت کم خرچ پر اسے نہایت اعلیٰ حالت میں تبدیل کر دیا ہے۔ اسی طرح گیٹ اور بیرونی جالی وغیرہ کے اوپر خدام نے بڑی محنت کی ہے اور حیرت انگیز طور پر جماعت کے پیسے بچائے ہیں۔ مثلاً وہ گیٹ جس کے لئے باقاعدہ بنانے والے چھ ہزار مارک طلب کر رہے تھے ہمارے احمدی نوجوانوں نے بارہ سو میں سامان خرید کر مکمل کر دیا ہے اور بہت خوبصورت گیٹ بنایا ہے۔ اسی طرح بیرونی دیوار کے لئے جالی تلاش کر کے حاصل کر لی اور اللہ تعالیٰ کا فضل ایسا ہوا کہ وہ جالی پھینکنے کے لئے لے جائی جارہی تھی حالانکہ نہایت ہی عمدہ حالت میں تھی اور چونکہ گورنمنٹ کے ،حکومت کے بعض دفاعی محکموں کے معیار اتنے بلند ہیں کہ بیرونی دیوار کی جالی کی معمولی سی بھی حالت خراب ہو تو اسے پھینکوا دیتے ہیں ایک احمدی دوست کو پتہ چلا تو انہوں نے کہا ہمیں چاہئے ،اس کی ضرورت ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر ضرورت ہے تو ہم نے پھینکنی ہی ہے ہم آپ کے گھر آپ کے ساتھ چھوڑ آئیں گے۔ چنانچہ ان کے ٹرک جالیاں لاد کے تین ٹرک بھر کے وہاں پہنچ گئے اور بجائے پھینکنے وہ نہایت ہی عمدہ استعمال میں آ گئی۔ بازار سے کافی خرچ کرنے کے بعد قیمتاً جو نئی جالی ملتی ہے اس سے وہ بہت بہتر حالت میں ہے اور بہت مضبوط اور موٹی بنی ہوئی ہے۔ بہر حال اس جگہ پر وہاں کی جماعت نے ،خدام نے بھی اور انصار نے بھی اور لجنات

نے بھی بہت محنت کی ہے۔ پہلی دفعہ جب میں نے دیکھی تھی تو اس کے مقابل پر اس کی بالکل کایا پلٹ دی ہے۔

ہر جگہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو جگہیں حاصل کرتی ہے اپنی خدمت کی رو سے، ایثار کے جذبے کے ساتھ اس کے اندر نئے رنگ بھر دیتی ہے، نئی شکلیں بنا دیتی ہے اور یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک معجزہ ہے، اس دور میں جماعت احمدیہ دنیا سے الگ تھلگ اپنے اوقات کے مصرف خدمت دین کے لئے وقف کر رہی ہے اور انگلستان میں بھی یہی ہوا تھا۔ جب اسلام آباد خریدا گیا ہے اس کی حالت اس وقت کچھ اور تھی جب ہم نے اس کو آباد کیا تو پہچانا نہیں جاتا تھا۔ اردگرد کے لوگ حیرت سے دیکھنے آیا کرتے تھے کہ یہ وہی جگہ ہے جو کچھ عرصہ چند مہینے پہلے تم لوگوں نے لی تھی۔

تو بہر حال خدا کا بہت بڑا احسان ہوا بہت اچھی جگہ مل گئی اور وہاں افتتاح بھی بہت ہی عمدہ ہوا۔ کثرت سے مہمان معززین تشریف لائے ہوئے تھے اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے نمائندے بھی آئے ہوئے تھے۔ اسی شام کو ریڈیو پر بھی خبریں آئیں، ٹیلی ویژن پر بھی دکھایا گیا اور اخبارات کے نمائندگان نے بھی بہت اچھی رپورٹنگ کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمسائے بہت اچھے ملے ہیں۔ میئر کہیں باہر گئے ہوئے تھے اس لئے ان کے نمائندے تشریف لائے تھے انہوں نے بہت عمدہ خیالات کا اظہار کیا اور جو دوست مہمان تشریف لائے تھے انہوں نے اتنی دلچسپی شروع کر دی کہ بعض ان میں سے اصرار کے ساتھ ٹھہر گئے کہ ہم شام کی مجلس سوال و جواب میں بھی حصہ لیں گے۔

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ میں صرف ظاہری زمینوں کی فراخی کا ذکر نہیں ہے بلکہ اول طور پر روحانی زمینوں کی فراخی کا ذکر ہے۔ دین کو پھیلنے سے روکا جاتا ہے اس لئے بتایا گیا ہے اور تسلی دی گئی ہے کہ جو اللہ کا دین ہوا س کو پھیلنے سے کوئی روک نہیں سکتا۔ ہر روز اسے نئی وسعتیں عطا ہوتی چلی جاتی ہیں۔ جتنے مراکز بھی خدا تعالیٰ نے نئے عطا کئے ہیں ان میں بھی اصل میں یہی حکمت ہے۔ یہ وعدہ ہے کہ ہم تمہاری روحانی زمین کو پھیلانے والے ہیں اس لئے نئی زمینیں عطا کر رہے ہیں ورنہ ظاہری طور پر مادی طور پر دنیا کی چند زمینیں یا چند مکانات حاصل ہونے سے ہمیں کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ اصل اس کے پیچھے یہ روح کارفرما ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً

اللہ تعالیٰ نے وَوَسِّعْ مَكَانَكَ (تذکرہ صفحہ:۴۱) فرما کر یہ بتایا کہ ہم تیرے ماننے والوں میں تیرے ارادتمندوں میں تیری پیروی کرنے والوں میں بہت بڑی وسعت دینے والے ہیں اس کے لئے تیاری کر اور اپنے مکانات کو وسعت دے۔ یہ وجہ ہے کہ میں جن خدا تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کر رہا ہوں اور ان نئی وسعتوں کے ساتھ جو زمینی وسعتیں، روحانی دینی وسعتیں ساتھ ساتھ ملنی شروع ہوگئی ہیں اور ان کے آثار بڑے نمایاں دکھائی دینے لگے ہیں۔

چنانچہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اس افتتاحی پروگرام میں جو مہمان تشریف لائے ہوئے تھے ان میں عرب بھی تھے، ان میں یورپین بھی تھے، امریکن بھی اور جرمن بھی ہر قسم کے لوگ تھے اور متعدد مہمان ان میں سے ٹھہر گئے اور اصرار کیا، خود خواہش کی، مجھے بھی مل کے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ سوالات کریں۔ چنانچہ میں نے ان سے کہا اگر آپ چاہتے ہیں تو بے شک شام تک ٹھہریں۔ چنانچہ بڑے خلوص کے ساتھ انہوں نے حصہ لیا اور اگر بعد میں ہمارا ایک اور پروگرام نہ ہوتا تو وہ مجلس ختم ہونے میں نہیں آرہی تھی۔ دوستوں کی بہت خواہش تھی کہ ہم اپنے سوالات کریں مگر چونکہ ایک اور جگہ بھی پروگرام تھا اس لئے بہر حال غالباً ڈیڑھ دو گھنٹے کے بعد اس مجلس کو ختم کرنا پڑا۔ شاید زیادہ وقت تھا دو گھنٹے کے لگ بھگ تھا۔ وہاں یہ بات بھی دیکھنے میں آئی کہ اسلام میں جو غیر معمولی دلچسپی ہے وہ بھی بڑھتی چلی جارہی ہے اور اتنی جلدی تائید میں سر ہلنے لگ جاتے ہیں کہ اس سے پہلے مجھے تصور بھی نہیں تھا کہ ایک مجلس میں اتنی جلدی بعض لوگ اپنے خیالات تبدیل کر سکتے ہیں اور جماعت احمدیہ کا جہاں تک تعلق ہے صرف غیر مسلموں میں ہی نہیں ان مسلمانوں میں بھی بہت تیزی سے دلچسپی بڑھ رہی ہے جو اس سے پہلے ہم سے متنفر تھے اور جو پہلے سوال انہوں نے کئے ان سوالات سے ان کے چہروں کے اثرات سے یوں محسوس ہوتا تھا کہ خشونت اور نفرت پائی جاتی ہے اور کچھ غصہ پایا جاتا ہے لیکن جب میں نے ان کے سوالات کے جوابات دیئے تو چہروں کے تأثر بدلنے شروع ہوگئے اور کچھ عرصے کے بعد بہت انہماک پیدا ہوگیا۔ آخر پر ان سے جب معذرت کر کے اس لئے کہ بعض جرمن دوست بھی تھے ان سے بھی وعدہ کیا ہوا تھا کہ آپ کے سوالات کے جواب دوں گا۔ تو جب میں نے دوسری طرف توجہ کی پھر بھی وہ آخر وقت تک بیٹھے رہے اور صرف یہی نہیں بلکہ دوسرے دن صبح جب ہم باہر جارہے تھے تو وہ پھر پہنچے ہوئے تھے۔ میں نے ان کو دیکھ کر

معذرت کی کہ میں تو باہر جارہا ہوں تو انہوں نے کہا کہ ہم ٹھہرتے ہیں۔ چنانچہ ظہر کی نماز میں شامل ہوئے، ظہر کی نماز کے بعد پھر بیٹھ گئے اور پھر سوالات کئے اور آخر پر ان کا تأثر یہ تھا کہ ان کے جو لیڈر تھے انہوں نے مجھے یہ کہا کہ آپ ہمارے لئے یہ دعا کریں کہ ہم آپ کی جماعت میں جلد شامل ہو جائیں۔ اب یہ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی زمین پھیلنے کے لئے تیار بیٹھی ہے اور خدا تعالیٰ کے فرشتے اس زمین کو پھیلا رہے ہیں۔

''تیار بیٹھی'' کا محاورہ میں نے اس لئے استعمال کیا کہ کچھ اس میں آپ کی کوشش کا بھی دخل ہوگا۔ کچھ نہ کچھ آپ کو لازماً کرنا پڑے گا، ہاتھ تو پھیلانے پڑیں گے تا کہ جو وسعتیں ہیں اس میں کچھ آپ کا بھی حصہ ہو جائے۔ اس کے بغیر زمین از خود نہیں پھیلا کرتی، کچھ معمولی جدو جہد، کچھ کوشش، کچھ تمنا کا دخل ہوا کرتا ہے جو بندوں کے اختیار میں ہوتی ہے اس لئے جماعت احمدیہ کو بطور خاص آج کل غیر معمولی تبلیغ کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اس وقت اگر سستی ہوگئی تو ایسے وقت بار بار قوموں کو نصیب نہیں ہوا کرتے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ہر طرف خدا کے فضل سے تیزی کے ساتھ جماعت احمدیہ کے اندر دلچسپی پیدا ہو رہی ہے اور رجحان بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں میں گیا ہوں اور وہاں بیعتیں نہ ہوئی ہوں۔ مختلف ممالک کے لوگ ہیں جو تھوڑی دیر کے اندر جماعت احمدیہ سے رابطہ پیدا کرتے ہی بیعتوں پر تیار ہو جاتے ہیں اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بڑے بڑے مخلص پیدا ہوتے ہیں۔ فرینکفرٹ میں جو غیروں کے ساتھ ملاقاتوں کا پروگرام تھا وہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا رہا اور پریس کانفرنس بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔ مقامی معززین تشریف لائے ہوئے تھے ان کے ساتھ شام کے وقت جو مجلس لگی سارے فرینکفرٹ کے چوٹی کے معززین اس میں شامل تھے۔ سارے تو نہیں کہہ سکتے لیکن ان کے نمائندے تھے وہ مجلس بھی ختم ہونے میں نہیں آتی تھی۔ ان ممالک کے لئے یہ بات بڑی تعجب کی بات ہے کہ چھ بجے یا ساڑھے چھ بجے بلایا جائے اور اس کے بعد ساڑھے دس بجے تک مجلس چلتی رہے اور وہاں یہی کیفیت تھی بالآخر اس خیال سے کہ کہیں کچھ لوگوں کو جلدی نہ ہو یا وہ ادب واحترم کی وجہ سے نہ اٹھ رہے ہوں میں نے خود کہا کہ اگر اب پسند کریں تو بند کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد پھر ایک صاحب ہیں انہوں نے یہ کہا کہ آخری سوال ضرور کرنے دیں۔ چنانچہ انہوں نے پھر بھی سوال کیا اور اس وقت

جو لوگ موجود تھے ان سب کا یہ تاثر تھا کہ ان کو صرف کوئی علمی دلچسپی نہیں تھی کچھ عرصہ کے بعد اسلام کے ساتھ گہری وابستگی نظر آنے لگ گئی تھی۔ بڑی گہری دلچسپی قلبی تعلق کی صورت میں ظاہر ہو رہی تھی۔ یہ وہ باتیں ہیں جو مجھے مجبور کر رہی ہیں کہ بار بار جماعت کو توجہ دلاؤں کہ تبلیغ کا حق ادا کریں اور دیکھیں گے کہ انشاء اللہ تھوڑی سی کوشش کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمیں بہت سے پھل عطا فرمائے گا۔

جرمنی میں ہی جن دوستوں کو خدا تعالیٰ نے بڑی بیعتیں کروانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کو بالکل عربی نہیں آتی لیکن عربوں کی بیعتیں کروائی ہیں۔ ترکی نہیں آتی لیکن ترکوں کی بیعتیں کروائی ہیں۔ جس طرح بھی ان کی پیش جاتی ہے وہ اشاروں سے کچھ ٹوٹی پھوٹی جرمن زبان میں، کچھ اور ذرائع کو اختیار کرتے ہوئے ایک دفعہ اس جذبے کے ساتھ ان تک پیغام پہنچاتے ہیں کہ پھر وہ لٹریچر لینے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ کیسٹس تیار ہیں ان کو لینے دینے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور باقی پھر خدا تعالیٰ کے فرشتے خود ان لوگوں کو سنبھال لیتے ہیں۔

اس وقت جماعت بڑی تیزی کے ساتھ ہر زبان میں لٹریچر تیار کر رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند ماہ کے اندر اندر اور بھی بہت سا لٹریچر آپ کو ملے گا۔ کیسٹس ہر اہم زبان میں تیار ہو رہی ہیں کچھ ہو چکی ہیں، مختلف زبانوں میں ویڈیو ریکارڈنگ تیار ہو رہی ہیں اور ہو چکی ہیں اور اگر کوئی احمدی کسی بھی ملک کے باشندے کو تبلیغ کرنا چاہے اب اس کے لئے یہ بہانہ نہیں ہے کہ مثلاً مجھے جاپانی نہیں آتی، مجھے کورین نہیں آتی، مجھے اٹالین نہیں آتی، مجھے یونانی نہیں آتی ان سب زبانوں میں اور اس کے علاوہ بہت سی اور زبانوں میں جہاں پہلے لٹریچر موجود نہیں تھا وہاں کچھ لٹریچر تیار ہو چکا ہے۔ کچھ ہو رہا ہے، انشاء اللہ اور بھی ہوگا۔ روسی زبان میں قرآن کریم اب آخری مکمل صورت میں پریس میں جا رہا ہے اور جو ساتھ چھوٹا سا منسلکہ تعارفی لٹریچر ہے وہ بھی تیار ہو رہا ہے اس لئے میں جماعت کو بار بار توجہ دلاتا ہوں کہ اب آپ کا یہ عذر خدا کے حضور قابل قبول نہیں رہے گا کہ ہمیں زبانیں نہیں آتی تھیں، ہمیں علم نہیں تھا۔ نہ زیادہ زبانوں کی ضرورت ہے، نہ زیادہ علم کی ضرورت ہے۔ ضرورت ہے تقویٰ کی، دعا کی، لگن کی، ایک جذبہ ہو اور انسان اپنا مقصد بنالے۔ دھن کی طرح اس کے سر پر یہ سوار ہو جائے کہ جس طرح بھی ہو میں نے روحانی طور پر اللہ تعالیٰ سے اولاد لے کر چھوڑنی ہے۔

چنانچہ جرمنی کے دورے میں میں نے دیکھا ہے کہ جن لوگوں نے مجھے خاص طور پر دعا کے

لئے لکھا تھا۔ بعض لوگ اتنا پریشان تھے کہ وہ کہتے تھے کہ ہمیں تو ایک مرض لگ گیا ہے کہ ہم نے وعدہ کیا تھا کہ ہم بیعت کروائیں گے اور کوئی بیعت نہیں ہوسکی۔ وہ دعا کے لئے لکھ رہے تھے جس طرح بعض دفعہ ماؤں کی گود میں جو اولاد سے مایوس ہو چکی ہیں، بچہ دیکھ کر روحانی طور پر بڑی مسرت ہوتی ہیں اس طرح ان کی گودوں کو خدا نے بھر دیا اور ان کو روحانی بچے عطا فرمائے گئے۔ ایک نوجوان نے مجھے لکھا کہ میں نے آپ کو خط لکھا تھا کہ میرے وعدے کے پورا ہونے کا آخری دن آرہا ہے اور اب تک کوئی احمدی نہیں ہوا۔ ایسا میں بے قرار تھا میں نے بڑے درد سے چٹھی لکھی کہ میرے پاس چند گھنٹے باقی ہیں میں کیا کروں اور کوئی پیش نہیں جارہی۔ کہتے ہیں خط کے دو تین گھنٹے بعد میرا ایک غیر احمدی بھائی جو کسی طرح مانا ہی نہیں کرتا تھا پہنچ گیا اور اس کے ساتھ مجلس لگی اور اسی رات دوسرا دن چڑھنے سے پہلے پہلے اس نے بیعت کر لی۔ اللہ کے فرشتے اس کو گھیر کے لائے تھے اللہ کے فرشتوں نے دلوں میں تبدیلی پیدا کی۔ جماعت کو تو خدا تعالیٰ صرف ایک بہانہ عطا فرما دیتا ہے کہ گویا ہم نے بھی ہاتھ لگایا ہے اپنی خدمت کی کچھ سعادت نصیب ہو جائے ورنہ یہ خدا کے فرشتے ہیں انہوں نے بہر حال کام کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے پتہ چلتا ہے کہ جب وقت آتا ہے تو خدا کے فرشتے خود روحوں کو سعادتوں کی طرف ہانکتے ہوئے لے آتے ہیں اس لئے آپ کو پہلے سے بڑھ کر توجہ کرنی چاہئے اور دعا کے ساتھ توجہ کرنی چاہئے۔ ہر احمدی اپنے آپ کو ایک ایسی ماں کی طرح محسوس کرے جس کی گود اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے خالی ہے اور بے قرار ہو جائے کہ کاش مجھے بھی روحانی اولاد عطا ہو پھر دیکھیں کہ کس تیزی کے ساتھ خدا تعالیٰ ہر طرف وسعتیں عطا فرمائے گا۔

جہاں تک ہیمبرگ کی زمین کا تعلق ہے۔ جیسا کہ میں نے وہاں بھی ذکر کیا تھا ہم نے وہاں جگہیں دیکھی ہیں اور ایک جگہ خصوصیت کے ساتھ بہت ہی اچھی ہے جو بہت پسند آئی ہے۔ ان کے ساتھ گفت و شنید چل رہی ہے دعا کرنی چاہئے اور میں دعا کی تحریک کرتا ہوں کہ اگر وہ اللہ کے نزدیک جماعت احمدیہ اور اسلام کے حق میں بہتر جگہ ہے اور سعید روحوں کو کھینچنے کے لئے، جذب کرنے کے لئے اس نے کوئی اہم کردار ادا کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ نہ صرف یہ کہ وہ جگہ ہمیں عطا فرمائے بلکہ پھر وہاں نہایت ہی خوبصورت شاندار مسجد بنانے کی بھی توفیق بخشے اور اپنے فضل سے ساری ضرورتیں پوری فرمائے۔

بہر حال فرینکفرٹ کے سارے واقعات، تبلیغی قصے بیان کرنے تو مشکل ہیں۔

اب میں جنوبی حصہ کی بات کرتا ہوں کہ فرینکفرٹ سے پھر ہم میونخ پہنچے۔میونخ کا علاقہ ایسا ہے جہاں ابھی کچھ عرصہ پہلے ہم نے مبلغ بھیجا ہے۔ اردگرد کچھ جماعتیں ہیں لیکن کوئی مرکز نہیں اور مبلغ بھی کرائے کے مکان میں رہتا ہے اور شہر بہت بڑا ہے اور میونخ گواریا کا سب سے اہم مرکز ہے۔ یہاں کے لوگ بھی اپنے مزاج کی خاص رعونت کے لحاظ سے مشہور ہیں اور عام لوگوں اور عام باتوں کو خاطر میں لانے والے لوگ نہیں ہیں۔تو باقی جرمن قوم کے مقابل ہمیشہ سے تاریخی طور یہی رویہ رہا ہے۔ان مشکل حالات میں وہاں کسی خاص غیر معمولی کامیابی کی توقع تو نہیں تھی مگر بہر حال چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے کام ہیں، اسی نے کرنے ہیں اس لئے جو وہاں پروگرام رکھا گیا غیروں کو بھی بلایا گیا ملاقات کے لئے مگر بہت زیادہ نہیں آئے۔ جہاں تک سوال و جواب کی مجلس کا تعلق ہے میرا خیال ہے پندرہ بیس مہمان تھے جو آئے تھے۔ باقی احمدی ہی اردگرد سے اکٹھے ہو گئے۔ جہاں تک پریس کانفرنس کا تعلق ہے اس میں بھی وہی رویہ تھا یعنی عدم تعلق تھا لاعلمی کی وجہ سے۔فرینکفرٹ، ہیمبرگ وغیرہ میں تو خدا کے فضل سے جماعت کا ایک تاریخی کردار ہے جس سے لوگ واقف ہو چکے ہیں لیکن اس جنوبی حصے میں ابھی تک کوئی واقفیت نہیں۔

چنانچہ سب سے زیادہ معاندانہ رویہ پریس کانفرنس میں میونخ میں اختیار کیا گیا۔تعداد کی کمی کے لحاظ سے بھی اور جو آئے ان کا رویہ بھی شروع میں معاندانہ تھا بلکہ تحقیر آمیز تھا۔ پوچھا کہ آپ لوگ کیوں آگئے ہیں؟ کیا کرنا ہے آپ نے؟ کوئی آپ کی بات نہیں مانے گا لغو بات ہے آپ ہمارے ملک میں آکے عیسائیوں کو کچھ سنائیں گے، یہ تو بے تعلق بات ہے۔اس لئے یہاں ہمیں اب ضرورت کوئی نہیں، یہ رویہ پریس کا تھا۔چنانچہ میں نے بھی ان کو جگانے کے لئے پھر اسی زبان میں ان سے گفتگو کی۔ میں نے کہا آپ ساری دنیا میں چرچ پھیلا رہے ہیں اور ساری دنیا میں آپ تبلیغ کر رہے ہیں آپ کا یہ کیا حق ہے کہ ہمیں یہاں آنے سے روکیں؟ ہم ضرور آئیں گے آپ ہوتے کون ہیں ہمیں روکنے والے؟ یا تو اپنے چرچ بند کریں ساری دنیا سے اور Pack کر کے اکٹھے ہو جائیں یا پھر ہم پر آپ کو اعتراض کا کیا حق ہے؟ اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ جرمن قوم یا اس علاقے کے لوگ مسلمان نہیں ہوں گے۔ میں نے کہا کہ آپ کا تو بالکل غلط خیال ہے۔کل رات پہلی دفعہ چند گھنٹوں کی مجلس سوال جواب ہوئی تھی اور وہیں آپ کے علاقے کی جرمن خاتون نے بیعت کی ہے

اور ایک عرب نے بیعت کی ہے، ایک پاکستانی نے یہاں بیعت کی ہے۔ تو خدا ہمیں پھل دے چکا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ تمہیں پھل نہیں ملے گا۔

بہر حال جس طرح کی شدت اس کی تھی اسی طرح کی میں نے بھی شدت اختیار کی اور تھوڑی دیر کے بعد دیکھتے ہی دیکھتے صاحب نرم پڑ گئے اور پھر دلچسپی بھی پیدا ہوگئی اور پوچھنے لگے کہ اچھا آپ کا اسلام ہے کیا؟ ہمیں بتائیں تو سہی؟ جب میں نے ان کو بتایا کیا فرق ہے آپ میں اور مسلمانوں میں۔ میں نے بتایا کہ ہمارا فرق مسلمانوں سے ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے دوسرے فرقے اور عیسائی ایک طرف اور ہمارا عقیدہ الگ ایک طرف ہے۔ آپ دونوں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زندہ آسمان پر مان رہے ہیں اور سمجھ رہے ہیں کہ وہ خود آئیں گے اور ہم کہتے ہیں کہ کبھی بھی خدا کا کوئی بندہ آسمان پر زندہ نہیں چڑھا نہ کبھی آسمان سے اترا ہے۔ یہ روحانی محاورے ہوتے ہیں جن کو وہ نہیں سمجھ سکتے۔ بہر حال اس قسم کی بڑی تفصیل سے جب میں نے یہ باتیں سمجھائیں تو کچھ دیر کے بعد کہتا ہے کہ میں آپ کے ساتھ سو فیصدی متفق ہوں۔ جو آپ کہہ رہے ہیں وہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں میں نے کہا ابھی تو تم کہتے تھے کہ یہاں آپ کی بات کوئی نہیں مانے گا اور اس خدا نے تمہیں بھی بات ماننے والا بنا دیا ہے اور تمہارے منہ سے کہلوا دیا ہے کہ میں اب آپ کے ساتھ ہوں۔ ہنس پڑا اور کہتا ہے کہ بات یہ ہے کہ میں کیتھولک چرچ کا نمائندہ ہوں۔ کیتھولک چرچ کا اخبار ہے اس کا نمائندہ ہوں اس لئے میں مجبور ہوں۔ آپ کی باتوں سے میں اتفاق کرتا ہوں لیکن میرا اخبار چھاپے گا نہیں اس لئے میں معذرت خواہ ہوں۔ میں نے کہا مجھے تو صرف اللہ تعالیٰ کے فضل کا یہی نظارہ چاہئے تھا کہ جہاں تم کہہ رہے تھے تکبر سے کہ تم کیا کرنے آئے یہاں تمہاری بات کوئی نہیں مانے گا تمہیں خدا نے منوا کر بتا دیا کہ اس طرح خدا بات منوایا کرتا ہے۔

اور صرف یہی نہیں اسی پریس کانفرنس کا ایک اور پھل اللہ تعالیٰ نے اس طرح عطا فرما دیا کہ کچھ عرب شیوخ آئے ہوئے تھے جہاں سے گزر کے پریس کانفرنس کے لئے ہم آئے وہاں وہ ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ واپسی پر میں نے ان کو السلام علیکم کہا اور گزر گیا۔ دوبارہ جب ہم ظہر کی نماز کے لئے آئے ہیں تو وہی عرب دوست وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھے پیغام بھجوایا کہ ہم آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ خیر وہاں ان سے ملاقات ہوئی۔ سرسری ملاقات کا خیال تھا لیکن اچھا خاصا

گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ ان کے ساتھ پھر خوب گفتگو ہوئی اور انہوں نے بتایا کہ ہمارے اندر پاکستانی ملاؤں نے اور بعض دوسرے لوگوں نے آپ کے خلاف اتنا زہر بھرا ہوا ہے کہ آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ کس قسم کا لٹریچر ہم تک یہ پہنچاتے ہیں اور یک طرفہ باتیں سن سن کے ہم تو آپ سے شدید متنفر ہیں اور اب جو دیکھا ہے ہمیں کچھ اور بات نظر آئی اب ہمیں دلچسپی پیدا ہوئی کہ ہم پوچھیں تو سہی یہ کون ہیں؟ کیا بات ہے؟ چنانچہ اسی مجلس میں وفات مسیحؑ کے متعلق سارے کے سارے قائل ہو گئے ایک نے بھی انکار نہیں کیا اور خاتم النبیین کے متعلق جماعت احمدیہ کی تشریح پر جب گفتگو ہوئی تو ایک دوست تھے جنہوں نے کہا کہ ابھی میں تحقیق مزید کرنی چاہتا ہوں اور چار دوسرے دوست تھے جنہوں نے تائید میں سر ہلانا شروع کر دیا کہ ہاں یہ مسئلہ ہمیں سمجھ آ رہا ہے اور وہ جو دوست تھے جن کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ ان کے نام پتے میں نہیں بتانا چاہتا حکمت کے خلاف ہے مگر یہ اپنے علاقوں کے اچھے معزز لوگ ہیں اور اتنی گہری دلچسپی کا اظہار کیا ہے کہ اپنے پتے دیئے ہیں اور یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم جو لٹریچر بھیجیں گے سب کا مطالعہ کریں گے۔ کیسٹس سنیں گے اور پھر اگر کوئی سوال ہمارے دل میں پیدا ہوا تو پھر لکھیں گے کہ اس بارے میں ہماری تسلی نہیں ہوئی تا کہ آپ کو موقع دے سکیں تسلی کرانے کا اور ایک صاحب ان میں سے جو اوپر ہمارے مردانہ کمرہ تھا اس میں تشریف لائے۔ ساتھ کھانا بھی کھایا اور پھر اس کے بعد محبت پیار کے رنگ میں اظہار کرتے رہے تو جس جس جگہ یہ زمین تنگ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہاں وہاں خدا ہمیں زمینیں عطا فرما رہا ہے۔

عربوں کو ہم سے دور کرنے کی بڑی شدید کوشش کی گئی تھی۔ جیسا کہ انہوں نے ہی ہمیں بتایا اس کے علاوہ بھی بعض دوسرے عرب دوست جو بیعتیں کرتے ہیں وہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے بڑی شدید نفرت پیدا کر رکھی ہے۔ آپ لوگوں کے خلاف اتنا جھوٹ بولا جاتا ہے کہ وہ یک طرفہ سن سن کر ہم سمجھتے ہیں کہ آپ کا دین ہی کچھ اور ہے اور انہی لوگوں میں سے خدا تعالیٰ اب یہ از خود پھل عطا کر رہا ہے ان کے علاقوں میں پہلے احمدیوں پر ظلم ہوا کرتے تھے جن کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ اب میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ ان کے رویے بالکل بدل جائیں گے۔

جس خدا کا یہ وعدہ ہے کہ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ اس کی زمین نہ صرف وسعت پذیر ہے بلکہ ہر جہت میں وسعت پذیر ہے اس کی وسعتوں کا آپ اندازہ کر ہی نہیں

سکتے کیونکہ ظاہری طور پر زمین بھی وسعت پذیر ہے، روحانی طور پر جماعت کے پھیلاؤ کے لحاظ سے بھی وسعت پذیر ہے، مختلف قوموں کے اندر توجہ پیدا کرنے کے لحاظ سے بھی زمین وسعت پذیر ہے اور اس کے علاوہ آسمان پر کئی فیصلے ہو رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر اپنے طور پر کام کر رہی ہے جس کا مستقبل سے تعلق ہے اور ہم نہیں جانتے کہ کس کس رنگ میں خدا تعالیٰ کے فضل نازل ہوں گے اور کس کس رنگ میں جماعت کو نئی وسعتیں عطا ہوں گی لیکن یہ میں ضرور جانتا ہوں کہ جب آسمان حرکت میں آجائے جب خدا تعالیٰ کی تقدیر فیصلہ کرے کہ میں نے اس جماعت کو بہر حال بڑھانا ہے اور عزت دینی ہے۔ اس وقت جماعت کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ضرور خدا کی تقدیر کے ساتھ چلے، اس کے مخالف نہ چلے۔ آج جو بھی آپ میں سے بیٹھ رہنے والا ہے وہ مخالف چلنے والے کے مترادف ہوگا۔ چند قدم اس سمت میں اٹھائیں یہ تیز ہوائیں آپ کو خود آگے کھینچ کر لے جائیں گی۔ بہت سے آثار ایسے نظر آرہے ہیں، بہت سی خوشخبریاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی مل رہی ہیں کہ جن سے میں سمجھتا ہوں کہ بہت جلد جلد اللہ تعالیٰ اس جماعت کو بڑھانے والا ہے۔ یہاں جو تجربہ ہوا وہ بھی بہت ہی خوشکن تھا۔ لیکن اس کا ذکر میں انشاء اللہ آئندہ کسی خطبہ میں کروں گا جو غالباً سپین میں ہوگا۔

بہر حال اس وقت میں اس کو اتنا ہی مختصر کرتا ہوں کہ ہر احمدی ہر جہت میں تبلیغ کی کوشش کرے۔ بچے بھی کوشش کریں، مرد بھی کوشش کریں، عورتیں بھی کوشش کریں، ابھی تک جو میں نے جو اندازہ لگایا تھا کہ اتنی خدا تعالیٰ کی فوج ہے جو اگر میدان میں کود پڑے تو عظیم انقلاب برپا ہو جائے اس کا دسواں حصہ بھی ابھی تک میدانِ عمل میں نہیں اترا۔ جب میں دوستوں سے ملتا ہوں سرسری جائزہ لیتا ہوں تو یہ معلوم کر کے افسوس ہوتا ہے کہ ابھی تک بہت سے دلوں میں صرف خواہشات ہی پیدا ہو رہی ہیں عملاً ان کو ابھی توفیق نہیں ملی اور جماعت کی بھاری طاقت ابھی تک میدان عمل میں نہیں اتری۔ حالانکہ وقت بڑی تیزی سے ہاتھ سے گزر رہا ہے۔ زمانے میں انقلاب آنے والے ہیں تمام دنیا میں بہت بڑی بڑی تبدیلیاں پیدا ہونے والی ہیں اور ان کے لئے جتنی تیاری کا وقت تھا وہ تیاری ابھی ہم پوری نہیں کر سکے اس لئے ہر احمدی جس تک میری آواز پہنچتی ہے وہ خود اپنا نگران بن جائے۔ اس کے ساتھ میں تو ہر وقت پھر نہیں سکتا، نہ تو کوئی میرا نمائندہ، مبلغ پھر سکتا ہے لیکن خدا اس کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے۔ اس لئے **اپنے خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرے کہ میں نے یہ**

عہد کرنا ہے حقیقۃً دل کے ساتھ کہ سال کے اندر انشاء اللہ ایک احمدی ضرور بناؤں گا اور پھر دعا شروع کر دے تو یہ ہرگز مشکل نہیں یہ بھی ایک فطری بات ہے۔ کچھ عرصہ پہلے سیریا شام کے دو نوجوان یہاں تشریف لائے ہوئے تھے، وہ نئے احمدی ہوئے ہیں بہت ہی غیر معمولی جوش ان کے اندر تبلیغ کا پایا جاتا ہے اور یہ بات صرف ان میں ہی نہیں عام عربوں میں بھی دیکھی گئی ہے کہ جو احمدی ہوتا ہے اس قدر محبت اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہو جاتی ہے کہ ان کو دیکھ کر رشک آتا ہے۔ کاش جماعت کے ہر فرد میں ایسا للّٰہی عشق کا رنگ پیدا ہو جائے۔ چنانچہ ان دو نوجوانوں میں سے ایک نے کہا کہ میرے دل میں تو سوائے اس کے اور کوئی ترکیب نہیں آرہی کہ ہر احمدی یہ عہد کرے کہ وہ سال میں ایک احمدی ضرور بنائے گا۔ میں نے کہا تم نے میرا کوئی خطبہ سنا ہے یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کوئی کتاب پڑھی ہے جس میں یہ ذکر تھا یہ خیال کس طرح آیا۔ اس نے کہا کہ یہ ترکیب خدا تعالیٰ نے خود میرے دل میں ڈالی ہے اور کہا کہ میں عہد کرتا ہوں بلکہ میں تو زیادہ عہد کر رہا ہوں اس نے کہا کہ میں تو انشاء اللہ تعالیٰ زیادہ بناؤں گا لیکن ہر احمدی ایک بنائے اور یہ کہہ کر اس نے کہا کہ میں نے بہت سوچا ہے اور بہت غور کیا ہے کہ یہ بہت ہی آسان کام ہے بالکل مشکل نہیں۔ معمولی سی توجہ اور دعا کے ساتھ ایک انسان کوشش کرے تو اس کو پھل مل جاتا ہے۔

تو جو چیز آسان ہو جو چیز ہماری دسترس میں ہو اس کو نہ لینا جبکہ اللہ کی تقدیر وہ پھل ہاتھ میں پکڑانا چاہتی ہو یہ بڑی محرومی ہے۔ ایک موقع پر گجرات کی بات ہے وہاں ایک جماعت میں میں نے ان کو جا کر سمجھایا، تبلیغ کے متعلق گفتگو کی تو ان کو میں نے مثال دی میں نے کہا آج کل ہوا چلی ہوئی ہے یہاں بھی خدا کے فضل سے اور تم سوچ نہیں رہے کہ تمہاری مثال کیا ہے کافی بیچارے سست تھے اس لئے مجھے ان سے تھوڑی سی سختی بھی کرنی پڑی میں نے کہا تمہاری مثال تو ان دو افیمیوں کی سی ہوگئی ہے۔ جو ایک بیری کے درخت کے نیچے لیٹے ہوئے تھے اور افیم کے نشے میں دھت۔ ایک کے پاس ایک اچھا سا موٹا سا بیر آ کے گرا تو اس نے دوسرے دوست سے کہا کہ بیر ذرا میرے منہ میں ڈال دو۔ اس نے کہا جاؤ جاؤ اپنا کام آپ کرو میں آرام سے لیٹا ہوں۔ خیر ان کی رات گذر گئی کچھ عرصے کے بعد ایک مسافر جا رہا تھا۔ مسافر گھوڑے پر سوار جا رہا تھا کہ اس شخص نے اس کو آواز دی۔ اس نے کہا بھائی ذرا اترو ایک بات سن جاؤ ضروری۔ اس بیچارے نے اتر کر درخت سے اپنا گھوڑا باندھا۔

اس نے پوچھا کیا بات ہے اس نے کہا کہ ایک بیر پڑا ہوا ہے میرے سرہانے یہ ذرا اٹھا کر میرے منہ میں ڈال دینا۔ مسافر کو بڑا غصہ آیا اس نے کہا تم بڑے ذلیل آدمی ہو مجھے راستہ چلتے گھوڑے پر سے اتارا کہ یہ بیر میرے منہ میں ڈال دو تم سے آپ نہیں اٹھایا گیا۔ اتنے میں دوسرے آدمی نے بھی توجہ شروع کی کہ کیا گفتگو ہو رہی ہے وہ بیچ میں بول پڑا۔ کہتا ہے جناب آپ کو اندازہ نہیں یہ کیسا ذلیل آدمی ہے ساری رات کتا میرا منہ چاٹتا رہا اس کمبخت نے ہش تک نہیں کہا۔ اتنا اس کو احساس نہیں پیدا ہوا۔ اتنی شرم نہیں آئی کہ ساتھ ہی لیٹا ہوا ہے، کتا اس کا منہ چاٹ رہا ہے کہ میں ہٹا ہی دوں، اس کو ہش ہی کہہ دوں۔ اس شخص کی بات ہی چھوڑو بڑا ہی نکما آدمی ہے۔ اس نے کہا آپ دونوں ہی معذور ہیں میں یہاں سے رخصت ہوتا ہوں۔ میں نے کہا اب اللہ کی تقدیر بیر گرا چکی ہے آپ کے سرہانے پڑا ہے اور آپ ہاتھ ہلا کر وہ بیر ہی اٹھا کر منہ میں نہیں ڈال سکتے؟ اس وقت تو بیعتوں کا یہی حال نظر آ رہا ہے۔ نہ صرف پھل پکے ہیں بلکہ گر رہے ہیں آپ کے پاس پڑے ہوئے ہیں اگر آپ نے ان پھلوں کو نہیں اٹھایا تو جانور کھائیں گے یا یہ گل سڑ جائیں گے۔ دشمنوں کے ہاتھ لگ جائیں گے۔ یہی موسم ہے تبلیغ کا اور خدا تعالیٰ کے عطا کردہ پھلوں سے استفادے کا۔

اس لئے دائیں بھی کوشش کریں، بائیں بھی کوشش کریں، آگے بھی پیچھے بھی، اپنے سارے ماحول میں تلاش کریں کہاں سعید فطرت روحیں موجود ہیں اور ان کی طرف توجہ کریں محبت سے، پیار سے، اخلاص سے، اخلاق کے ساتھ۔ بعض دفعہ ان کو جھنجھوڑتے ہوئے اور پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے اندر کیسی تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور خاص طور پر دعاؤں سے کام لیں کیونکہ جیسا کہ میں بار بار بیان کر چکا ہوں سب سے بڑا خزانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دور میں ہمیں دیا ہے وہ دعاؤں کا خزانہ ہے۔ عجیب دولت عطا فرمادی ہے۔ ہر سستی کا علاج یہی دعا ہی ہے، ہر کمزوری کا علاج یہی دعا ہی ہے، ہر مسئلہ جو انسان کے لئے پیدا ہوتا ہے اس کو دعا حل کر دیتی ہے اس لئے دعا پر بہت زور دیں اور جو دعا کی عادت ڈالے گا وہ دیکھے گا کہ اس کے اعمال کے نتائج میں کتنا فرق پڑ جاتا ہے۔ عام آدمی بھی محنت کرتا ہے لیکن دعا کرنے والے کی محنت کو بہت زیادہ پھل لگتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت مصلح موعود سندھ دورے پہ گئے۔ اس زمانے میں موسم خراب تھے اس لئے

عمومی فصلیں گندی تھیں۔ تو سارے پھر کے دیکھا اکثر فصلیں بڑی خراب تھیں۔ ایک علاقے میں گئے تو وہاں ساری فصلیں اچھی لہلہاتی ہوئی، ہمارے وہاں جو مینیجر تھے ان سے حضرت صاحب نے پوچھا مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری اس وقت مینیجر ہوا کرتے تھے، حضرت صاحب نے پوچھا کہ مولوی صاحب! آپ نے یہ کیا تدبیر کی ہے؟ بڑے بڑے پرانے تجربہ کار زمیندار مینیجر ہیں اور ان کی فصلیں بالکل بے کار ہیں آپ کی فصل بہت اچھی ہے آپ کو کونسا نسخہ ہاتھ آ گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ حضور میں تو زمیندار ہوں ہی نہیں میرا تجربہ کوئی نہیں، مجھے تو صرف ایک نسخہ ہاتھ آیا ہے۔ میں نے ہر کھیت کے ہر کونے پر دو دو نفل پڑھے ہیں اور دعائیں کی ہیں۔ اے خدا! میں کچھ نہیں جانتا سلسلے کا کام ہے، سلسلے کا مال ہے تو اپنے فضل سے برکت عطا فرما۔ تو دیکھیں اب دنیا کی عقل میں یہ بات انہونی ہے اس کا تعلق ہی کوئی نہیں۔ موسم بگڑے ہوئے ہیں، فضا میں خشکی ہے، زمیندار کہتے ہیں کن نہیں پڑ رہا یعنی پھل نہیں پڑ رہا۔ یہ کیفیت ہر کھیت کی برابر ہے ایک ہی طرح کی زمینیں ہیں اور دو نفلوں کا ان سے کیا تعلق؟ کیا فضا میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے؟ کیا زمین میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے؟ مگر جو خدا ہر تقدیر کا مالک خدا ہے اس تک جب بات پہنچ جائے اور وہ فیصلہ کر لے کہ میں نے اس بندے کی بات قبول کرنی ہے تو پھر انہی حالات میں قوت کی ایک نئی لہر پیدا ہو جاتی ہے۔ ہر چیز وہی رہتی ہے لیکن پھل میں فرق پڑ جاتا ہے۔ تو یہ جماعت کے تجربہ کی باتیں ہیں۔ ایک لمبے وسیع تجربہ کی باتیں ہیں کوئی ایک دو آدمی کے تجربہ کی بات نہیں۔

آپ کو میں بار بار سمجھا رہا ہوں جب بھی کوئی مشکل ہو یا تبلیغ کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ اگر تبلیغ پر دوست مائل نہیں ہوتا یا شرم آتی ہے کہ میں ایک ساتھی سے جس سے ساری عمر کے اور طرح کے تعلقات ہیں اس سے تبلیغی بات کیسے کروں گا، دعا کریں۔ دعا کریں تو وہ تبلیغ کی بات چھیڑ دے گا۔ میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ بعض دفعہ بعض لوگوں کو تبلیغ کرنے کے لئے حالات نفسیاتی لحاظ سے بڑے سنگین ہوتے ہیں لیکن دعا کے نتیجہ میں اس کا دل اس طرف مائل ہو جاتا ہے اور بہت سے لوگ خطوں میں آج کل مجھے یہی لکھتے رہتے ہیں کہ سفر کر رہے تھے، سوچ رہے تھے کہ کیا کریں، کس طرح لوگوں کو مائل کریں؟ دعا کی تو دوسرے نے خود بات چھیڑ دی اور اس کے نتیجہ میں تبلیغ شروع ہوگئی۔

تو جو آخری مرکزی نقطہ ہے اول بھی وہی کہنا چاہئے اور آخر بھی وہی وہ یہ ہے کہ

دعا کی طرف توجہ کریں اور پھر خاص طور پر دعا کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ پہنچے گا کہ جب آپ کی دعا قبول ہوگی اور وہ ضرور ہوتی ہے تو پھر آپ کو خدا سے محبت بڑھے گی اس سے پیار بڑھے گا، ایک زندہ نشان بن کے پھریں گے۔ پھر یہ دہریت کا ماحول آپ کو متاثر نہیں کر سکے گا۔ کوئی آ کے آپ کو دلائل دے گا تو آپ کہیں گے تم پاگل ہو گئے ہو مجھ سے میرا خدا تعلق رکھتا ہے، پیار کرتا ہے، میں اس کی محبت کا اظہار دیکھ چکا ہوں۔ ناممکن حالات میں میری باتیں سنتا ہے تم کس دنیا کی باتیں کر رہے ہو۔ مجھے سمجھانے آئے ہو کہ خدا نہیں؟ بڑا فرق پڑ جاتا ہے دعا کے نتیجہ میں خدا کو دیکھنا ایک اور بات ہے اور نظریاتی طور پر کسی خدا پر ایمان لانا یہ بالکل اور چیز ہے اس لئے آپ بہت کوشش کے ساتھ، جدوجہد کے ساتھ تبلیغ کریں لیکن دعا کے بغیر آپ کو کوئی توفیق نصیب نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ ساری جماعت توفیق عطا فرمائے۔

دعا میں ایک بات اور کہنی چاہتا تھا کہ جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں خدا کی خاص رحمتیں، خدا کے جو فضل نازل ہوتے اس وقت آپ دیکھ رہے ہیں ان میں پاکستان کے مظلوم احمدیوں کی دعاؤں کا بہت بڑا دخل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ بعض دعائیں جن کے متعلق خدا نے فیصلہ کیا ہے کہ میں ضرور سنوں گا۔ ان میں سے ایک مظلوم کی دعا ہے کیونکہ وہ مظلومیت کے دور میں سے گزر رہے ہیں اس لئے یہ جو کچھ ہوائیں چل رہی ہیں یہ بھی ان کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ مجھے بعض دفعہ خدا کی رحمت کی یہ ہوائیں یوں لگتا ہے میرے پیارے بھائیوں کی آہیں چل رہی ہیں یہ ہوائیں نہیں چل رہیں۔ وہی آہیں ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے رحمت کی ہوا میں تبدیل فرما دیا ہے۔ ان کے آنسو ہیں جو خدا کے فضلوں کی بارش بن کر برس رہے ہیں ۔اس لئے ان کے لئے بھی آپ دعائیں کریں۔ باقی دنیا پر ان کا احسان ہے کہ نہایت دردناک حالات، میں نہایت صبر کے ساتھ انہوں نے گزارے کئے ہیں اور دعائیں کر کر کے آپ کے حالات تبدیل کر رہے ہیں۔ خدا کی رحمتوں کی بارشیں ساری دنیا میں برس رہی ہیں اس لئے ہمارا فرض ہے هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (الرحمٰن: ۶۱) کہ اپنے ان مظلوم بھائیوں کے لئے بہت کثرت سے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے دن بھی بدلے اور ان پر بھی اس کثرت کے ساتھ خدا کی رحمتیں نازل ہوں کہ ان کو اپنے ماضی کی قربانیاں ان رحمتوں کے، ان فضلوں کے مقابل

پر بالکل حقیر اور بے معنی دکھائی دیں۔ میں حیران ہوں کہ ہم نے تو کچھ بھی قربانی نہیں کی پھر خدا نے اتنے فضل کیوں نازل فرمائے ہیں اس لئے جب آپ دعائیں کریں تو پھر ان کے لئے بھی دعائیں کریں اور پھر یہ سلسلہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح ایک دوسرے کے لئے رحمتوں کا سلسلہ بنتا چلا جائے گا۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا:۔

نمازیں جمع ہوں گی اور عصر کی نماز میں قصر کروں گا۔ مقامی دوست پوری کرلیں۔